نقد و نظر

اقبال اور فلسفۂ ارادیت (انگریزی)

مصنّف: بشیر احمد ڈار۔ ناشر: بزمِ اقبال۔ لاہور۔ قیمت چھ روپے
ملنے کا پتہ: سکرٹری بزمِ اقبال۔ باغ نرسنگداس۔ کلب روڈ۔ لاہور

زیرِ تبصرہ کتاب Iqbal and Post-Kantian Voluntarism جناب بشیر احمد ڈار کی تازہ تصنیف ہے جو اس سے قبل اقبال کے معاشری نظریات اور ان کے فلسفہ پر دو کتابیں لکھ چکے ہیں۔ ڈار صاحب نے اقبال کا بہت غائر مطالعہ کیا ہے اور ان کی تحریروں کو علمی حلقوں میں قدر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اقبال اور فلسفۂ ارادیت میں فکرِ اقبال کے ایک اہم پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے اور جدید مغربی فلسفہ نیز اقبال پر اس مکتبِ فکر کے اثرات کو بڑی خوبی سے واضح کیا گیا ہے۔

یورپ میں جدید فلسفہ کا آغاز نشاۃ ثانیہ کے بعد ہوا اور اس عہد کے مفکرین کا تعلق دو اہم مکاتبِ فکر سے تھا۔ ایک مابعد الطبیعاتی مسائل پر خالص عقلیت کی روشنی میں غور کرتا تھا اور دوسرا خالص تجربیت کا قائل تھا۔ عقلیت کے علمبردار خدا کو عقلِ مطلق اور انسان کو عاقل حیوان تصوّر کرتے تھے۔ اور تجربیت کے حامی صرف اسی چیز کو قابلِ قبول سمجھتے تھے جو انسانی تجربہ یا حواس پر مبنی ہو چنانچہ روح یا نفس کا وجود اور حیات بعد الموت یا اخلاقی و مذہبی قدریں ان کے نزدیک مہمل باتیں تھیں۔ بنیادی طور پر فکر کے یہ دونوں انداز ناقص تھے اور ان کے نتائج گمراہ کن ثابت ہوئے چنانچہ اس عقدہ کو سلجھانے کے لئے جرمن مفکر کانٹ نے عقل اور حواس دونوں کی ضرورت تسلیم کی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان کی رہنمائی کے حدود کو بھی واضح کر دیا۔ کانٹ کے افکار سے جدید مغربی فلسفہ کا آغاز ہوا۔ دورِ جدید کے مفکّرین نے عقل و حواس کی رہنمائی کے بجائے جذبات و ارادہ کی رہنمائی قبول کی اور خدا کو عقلِ مطلق کے بجائے ارادۂ مطلق تسلیم کیا جس کے ارادہ سے تمام کائنات کی تکوین ہوئی۔ اور جو اپنی مخلوق کی محبت و عقیدت کا جواب محبت اور رحم و کرم سے دیتا ہے۔ خود انسان کے تصوّر میں بھی تبدیلی ہوئی اور وہ محض عقلی حیوان کے بجائے ایسی ہستی تسلیم کیا گیا جس میں جذبات بھی ہیں اور ارادی قوت بھی جس کی مدد سے وہ اپنے ماحول کو بدلنے پر قادر ہے۔ متعدد نامور فلسفیوں نے اپنے دائرہ فکر میں جدید فلسفہ کے ان رجحانات کی حمایت کی جن میں زیادہ مشہور فشٹے، شوپن ہاور، نیٹشے، برگساں، جیمز وارڈ، اور ولیم جیمز ہیں اور ادبی دنیا میں ملٹن، گوئٹے، کارلائل، براؤننگ اور برنارڈ شا بھی اس مکتبِ فکر کے نمایندے ہیں۔ پیشِ نظر کتاب میں اقبال پر ان مفکّروں کے اثرات پر عالمانہ بحث کی گئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقبال کی ایک نمایاں اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے نظریات قدیم و جدید علوم و افکار کا نہایت معقول اور خوشگوار امتزاج ہیں۔ مشرق و مغرب کے فلسفہ و حکمت پر ان کی نظر بہت وسیع تھی اور قدرت نے ان کو ایسی غیر معمولی بصیرت عطا کی تھی کہ وہ ان افکار کی خامیوں کو دور کرکے ان کی خوبیوں کو زیادہ دلکش انداز میں پیش کر سکیں ڈار صاحب نے فکرِ اقبال کے اس پہلو کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختلف ابواب میں یہ واضح کر دیا ہے کہ مغربی مفکرین کے نظریات نے اقبال کو کس حد تک متاثر کیا ہے اور وہ ان کے لئے کہاں تک قابلِ قبول تھے۔ جدید مغربی فلسفہ سے اقبال کا متاثر ہونا ایک فطری امر تھا لیکن ان کا تفکر خالص مغربی افکار کا نتیجہ نہیں۔ وہ ان مغربی حکماء کے علاوہ رومی، ابنِ خلدون، بوعلی سینا، ابنِ عربی، عراقی، غزالی، ابن مسکویہ اور شاہ ولی اللہ جیسے مشرقی حکماء سے بھی متاثر تھے چنانچہ ان کے افکار میں نہ صرف جدید مغربی فلسفہ بلکہ مشرقی حکماء کے اثرات بھی نمایاں نظر آتے ہیں اور زیر بحث مکتبِ فکر کے فلسفیوں سے بہت کچھ مماثلت کے باوجود اقبال کا فلسفہ ان سے بہ آسانی ممیز کیا جا سکتا ہے۔

اقبال کا بنیادی نقطۂ نظر اسلامی تھا اور یہ مفکرین خالص مغربی کلچر کی پیداوار تھے جو عیسائیت سے زیادہ یونانی اور رومی لادینی تصورات پر مبنی تھا۔ اس لئے وہ ہر فلسفی کے ساتھ کچھ دور تو چلے اور پھر اس کے بعد اپنا راستہ خود تلاش کر لیا۔ تحدیدِ عقل میں وہ کانٹ سے متفق ہیں مگر انسانی زندگی کو محض اخلاقیات تک محدود نہیں سمجھتے۔ برگساں کے نظریۂ وجدان کے حامی ہیں۔ لیکن برگساں کی طرح کائنات کو بے مقصد نہیں تصور کرتے۔ ان کا مردِ مومن نیٹشے کے مردِ کامل سے اس طرح مختلف ہے کہ وہ جباری و قہاری کے ساتھ ساتھ رحمت و غفاری کا نمونہ بھی ہے۔ لیکن اس اختلاف کے باوجود یہ حقیقت اپنی جگہ پر قائم ہے کہ اقبال کے بعض اہم ترین نظریات کے محرک یہ مغربی مفکر ہیں اور متعدد فلسفیانہ مباحث میں ان کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں۔ اس سے اقبال کی عظمتِ فکر میں کوئی فرق نہیں آتا بلکہ تقابلی مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اقبال نے کیسے خام مسالے سے اپنے افکار کی عظیم عمارت تعمیر کی ہے۔ فلسفہ کے خشک اور پیچیدہ مسائل پر ڈار صاحب نے بڑے شگفتہ انداز میں بحث کی ہے اور اس کتاب کی اشاعت سے اقبالیات میں قابلِ قدر اضافہ ہوا ہے۔

(رزاقی)

اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا دستور } مترجمہ مسٹر احسان الحق قریشی۔
قیمت دو روپے
ملنے کا پتہ: منشی محمد سلیمان قریشی اینڈ سنز۔ پبلشرز اینڈ بک سیلرز۔ کچہری روڈ۔ لاہور

© rasailojaraid.com